قرآن اور حقوق اللہ

ڈاکٹر اعجاز فاروق اکرم ○

اللہ جل شانہ کی ہستی جس قدر عظیم اور لامحدود ہے، اسی قدر اس کے حقوق بھی ہیں۔ تاہم، قرآن مجید میں کسی ایک مقام پر ان کا مفصل اور جامع تذکرہ نہیں ہے۔ اللہ رب العزت نے قرآن عظیم میں اپنی عظمت وجلال کا بار بار ذکر کر کے اپنے بندوں سے یہ تقاضا ضرور کیا ہے کہ وہ یہ غور کریں کہ اب انھیں کس کس کے ساتھ کیا رویہ روا رکھنا ہے۔ اس کے بندوں کو اپنی عقل وفکر اور شعور وآگہی سے فائدہ اٹھا کر حق دار کو اس کا حق دینا ہے، اور اس غلطی سے بچنا ہے جس کا ارتکاب بہت سی قوموں نے کیا اور قیامت تک انسانوں کے لیے عبرت کا نشان بن گئیں۔ صدقِ دل اور طلب ہدایت کے جذبے سے قرآن حکیم کا مطالعہ کرنے والوں کو اللہ کے بے شمار حقوق دکھائی دیں گے۔ ذیل میں اللہ کے حقوق کا اختصار سے تذکرہ پیش ہے:

● **حقیقی ایمان**: اللہ کے حقوق میں سے پہلا حق اللہ پر حقیقی ایمان ہے۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا (النساء ۴:۱۳۶) ''اے اہل ایمان، ایمان لاؤ''۔ گویا اہل ایمان کا نسل در نسل مسلمان ہونا کافی ہے، نہ وجہِ عزت وافتخار، نہ اس کا محض دعویٰ باعثِ نجات ہے۔ اللہ کا حق یہ ہے کہ اس کے ماننے والے پورے فکر وشعور اور آگہی کے ساتھ اس کی ذات وصفات اور تمام تر قوت واختیار پر یقین کے ساتھ اسے مانیں۔ اقرار باللسان کے ساتھ تصدیق بالقلب بھی مطلوب ہے، جو انسان کے اعمال وکردار کی سمتوں کا تعیّن کرتی ہے۔ علامہ اقبال کے الفاظ میں ؎

○ پرنسپل، گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج، فیصل آباد

خرد نے کہہ بھی دیا 'لاالٰہ' تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

● **اِقرارِ توحید:** اللہ کا دوسرا حق، اس کی 'توحید' کا اقرار اور اس کے سامنے سرِتسلیم خم کرنا ہے۔ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا ط (الحج ۲۲:۳۴) ''پس تمھارا اللہ ایک ہی خدا ہے اور اُسی کے تم مطیع فرمان ہو''۔ اس کی وحدت و یکتائی، اس کی ذات وصفات، احوال و افعال ہر حوالے سے اسی کی برتری ہے۔ نہ اسے ہی گوارا ہے، اور نہ عقل وفطرت ہی اس کے مؤید کہ نظامِ ہستی میں اس کا کوئی شریک ہو اور اس کی بالادستی کو کوئی چیلنج کرے۔ نام تو اُس کا لیا جائے اور آئینِ حیات کسی اور کے حکموں کو مانا جائے۔ یہ اللہ کو کسی طور پسند نہیں۔ اللہ اپنے بندے کا ہر گناہ بخش سکتا ہے۔ اپنے حقوق کی ادایگی میں کوتاہی سے صرفِ نظر کر سکتا ہے مگر شرک تو 'ظلم عظیم' ہے اسے وہ ہرگز معاف نہیں کرے گا۔ شرک خواہ خفی ہو یا جلی، معمولی ہو یا بڑا، عمل ہو یا وسوسہ، اللہ کو اپنی یہ حق تلفی ہرگز گوارا نہیں۔ اس کا واضح اعلان ہے کہ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ، یعنی اس کے ہم سرو برابر ہونے کا تصور بھی محال ہے۔ اس کا تقاضا یہ ہے کہ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا (البقرہ ۲:۲۲)، یعنی دوسروں کو اللہ کا مدِ مقابل نہ ٹھیراؤ۔

● **حمد وثنا اور تعریف و توصیف:** اللہ کا تیسرا حق، الحمدللہ ــــــ صرف تعریف ہی نہیں، سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ وہی خوبی اور کمال کا مرکز، مُحسنِ کائنات ہے۔ کائنات کا حُسن و جمال اُسی کی ذات کا عکس ہے۔ آسمان و زمین میں حمد وتعریف اُسی کی ہے، وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ (الروم ۳۰:۱۸)۔ ملک بھی اُسی کا، اختیار بھی اُسی کا، اور تعریف بھی اُسی کی۔ اُس کی بھرپور، مکمل، مسلسل اور ہر نوع کی حمد وثنا اس کے بندوں کی جانب سے اس کی قدر شناسی کا مظہر ہے۔

● **صراطِ مستقیم کی پیروی:** اللہ کا چوتھا حق، اُدْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ص (البقرہ ۲:۲۰۸) ہے، یعنی اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لیے تاقیامت اسلام کو اپنی نعمت قرار دیا اور فرمایا وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ط (المائدہ ۵:۳)، یعنی تمھارے لیے دین اسلام کو میں نے پسند کر لیا۔ اس کے علاوہ اور کوئی

نظام حیات نہ صرف اسے ناپسند بلکہ ہرگز قابل قبول نہ ہوگا۔ فرمایا: هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا (الانعام ۶:۱۵۳) کہ یہی میرا سیدھا راستہ ہے۔ یہی درست نظامِ حیات ہے۔ اسی کی پیروی کرو، کسی اور راستے پر نہ چلنا، ورنہ تم اپنی منزل سے بھٹک جاؤ گے۔ یہ اللہ کی حق تلفی ہے کہ اس کے دین کا کچھ حصّہ تو قبول کرلیا جائے اور کچھ کو شیطان کی مرضی یا خواہشاتِ نفس، مفادات اور وقتی مصلحتوں کی بھینٹ چڑھادیا جائے۔

● **حکم و حکمرانی:** اللہ کا پانچواں حق، اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ ط (الانعام ۶:۵۷) ہے، یعنی ملک بھی اسی کا اور حکم بھی اسی کا۔ جب وہی ہر چیز کا خالق و مالک اور مختارِ کل ہے، لَهُ الْخَلْقُ وَ الْاَمْرُ ط (اعراف ۷:۵۴) اسی کی مخلوق اور اسی کا حکم ہے۔ وہی اَحْکَمُ الْحٰکِمِیْنَ (ھود ۱۱:۴۵)، اور وہی مٰلِکَ الْمُلْکِ (اٰل عمرٰن ۳:۲۶) ہے۔ جسے چاہے اختیار دے اور جس سے چاہے چھین لے۔ عزت اور ذلت بھی اسی کے ہاتھ میں ہے، وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط (اٰل عمرٰن ۳:۲۶)۔ خیر کے سارے سرچشمے اور منابع اسی کے زیرِ تصرف ہیں، بِیَدِكَ الْخَیْرُ ط (اٰل عمرٰن ۳:۲۶)۔ زمین و آسمان پر اس کی بادشاہی ہے، وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ج (البقرہ ۲:۲۵۵)، مشرق و مغرب اُسی کے زیرِ تسلط، لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَ الْمَغْرِبُ ط (البقرہ ۲:۱۴۲)۔ عظمت و کبریائی بھی اُسی کے لیے ہے، تو اُس کا فطری حق ہے کہ اُس کی کائنات پر حکم بھی اُسی کا چلے۔ اُسی کا سکہ رائج ہو۔ اُسی کا قانون رُوبہ عمل لایا جائے۔ زندگی کے ہر معاملے میں فیصلے کا اختیار بھی اُسی کو حاصل ہو، اُسی کا جھنڈا لہرائے، وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِیَ الْعُلْیَا ط (التوبۃ ۹:۴۰)۔ یہی معراج ہے اُس کے اِس حق کی ادایگی کی۔

● **حقیقی تقویٰ:** اللہ کا چھٹا حق، اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ (اٰل عمرٰن ۳:۱۰۲) ہے، یعنی اللہ سے ایسے ڈرا جائے جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ اللہ کا تقویٰ، چند رسمی مظاہر کا نام ہرگز نہیں۔ اس کا تعلّق تو دل سے ہے۔ یہی اس کا مرکز اور منبع ہے۔ اگر دل صنم آشنا ہو، تو لاکھ سجدے اور ماتھے پر پڑی محراب، تقویٰ نہیں کہلا سکتے۔ تقویٰ تو زندگی کے ہر کام میں اللہ کا خوف دامن گیر ہونا، اس کی عظمت کا پاس و لحاظ ہونا اور اس کی توحید خالص پر کاربند ہونا اور گناہوں سے اس طرح بچنا کہ یہ احساس تازہ و بیدار رہے کہ میرا آقا و مولا مجھے وہاں نہ دیکھے جہاں جہاں سے

اس نے منع کیا، یا اسے ناگوار ہے۔ تقویٰ خلاصۂ دین، بہترین زادِ راہ ہے۔ بہترین انجام بھی اہلِ تقویٰ کا ہی ہے۔ اللہ کا یہ حق ادا کرنے والے ہی اس کے محبوب و مقرب ہیں۔

اللہ کا ایک حق یہ بھی ہے کہ خَافُوْنِ (اٰل عمرٰن ۳:۱۷۵)، مجھ ہی سے ڈرو۔ جب کائنات میری اور قوت و اختیار کا مالک مَیں، ہر نفع و نقصان پر میری قدرت، تو پھر کسی اور سے کیسا ڈر اور کیسا خوف۔ اُس نے تنبیہ کی، اگر میرے علاوہ کسی اور سے خوف کھایا تو یاد رکھو وہ نہ تمھارا خوف دُور کر سکتے ہیں، نہ مدد پر قادر ہیں، مگر تم میری پکڑ سے نہ بچ سکو گے۔ اور قوموں کی عبرت ناک داستانیں گواہ ہیں کہ میری پکڑ شدید تر ہے، اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ○ (البروج ۸۵:۱۲) ''درحقیقت تمھارے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے''۔

● **ایفاے عہد:** اللہ کا ساتواں حق وَ بِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ؕ (الانعام ۶:۱۵۲)، اللہ کے ساتھ کیے ہوئے وعدوں کا ایفا ہے۔ وہ وعدہ جو انسان کی روح نے اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ (اعراف ۷:۱۷۲) کے جواب میں کیا، جو اس کے شعور میں بسا ہوا ہے۔ انسان اللہ کی اس کائنات میں تخلیق و پرورش پانے اور بے شمار مفادات اٹھانے کے نتیجے میں اس عہد کی تکمیل کا پابند ہے۔ وہ وعدے بھی جو انسان نے اللہ کے بندوں کے ساتھ اللہ کو گواہ بنا کر کیے، اور وہ وعدے بھی جو انسان کھلے چھپے اپنے رب سے کرتا ہے۔ دعاؤں میں، نمازوں میں، تسبیحات اور مناجات میں ہاتھ اٹھا کر، لوگوں کو گواہ بنا کر، کلمہ پڑھ کر، اسلام قبول کر کے ___ ان سب کا ایفا اللہ کا حق اور بندگیِ رب کا تقاضا ہے۔

● **اللہ کی نعمتوں کا اقرار و اعتراف:** اللہ کا آٹھواں حق ہے، وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ○ (الضحٰی ۹۳:۱۱) ''اور اپنے رب کی نعمت کا اظہار کرو''۔ اللہ کی نعمتیں بے شمار، اور ان کا احاطہ ناممکن ہے، وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ (ابراھیم ۱۴:۳۴)۔ ان کا تقاضا اور اللہ کا حق ہے کہ بندہ منعمِ حقیقی کی بے پایاں نعمتوں کا زبان سے اقرار اور عمل سے اعتراف کرے۔ ان نعمتوں میں اللہ کے بندوں کو شریک رکھے۔ ان کے حقوق بھی ادا کرے۔ اللہ کی سب سے بڑی نعمت 'ہدایت' ہے۔ کتابِ ہدایت قرآن ہے۔ لوگ باہم دشمن اور آگ کے گڑھے کے کنارے کھڑے تھے، اللہ نے اس قرآن کو اخوت و محبت کا وسیلہ اور حکمت و نصیحت کا صحیفہ بنا کر انسانیت کو عطا کیا، اور انسانوں کو ایک جسدِ واحد کا روپ دیا۔ انسان کے لیے یہ ناممکن ہے کہ

اپنے رب کی ہمہ جہت نعمتوں کو جھٹلائے۔ اس کی یہ نعمتیں رب کو ماننے والوں یا اس کا کفر کرنے والوں سب ہی کے لیے بے حد و حساب ہیں۔ اس کا ارشاد ہے کہ میری نعمتوں کا شکر ادا کرو گے تو لَاَزِیْدَنَّکُمْ (ابراھیم ۱۴:۷)، میں تمھیں اور زیادہ دوں گا۔ تمھاری شکرگزاری کا رویہ مجھے راضی کرے گا۔ میں تمھیں دنیا میں ترقی اور آخرت میں سربلندی عطا کروں گا۔ اللہ کی نگاہ میں کفرانِ نعمت جرمِ عظیم ہے۔ قرآن نے یہ حقیقت بھی بتائی کہ اللہ کی شکرگزاری خود تمھارے اپنے مفاد میں ہے، وَمَنْ شَکَرَ فَاِنَّمَا یَشْکُرُ لِنَفْسِہٖ ج (النمل ۲۷:۴۰)۔ اللہ کو نہ تو تمھاری شکرگزاری کی ضرورت ہے، نہ وہ اس کا محتاج۔ وہ غنی و حمید ہے۔ شکرگزاری کا تقاضا صرف اس لیے ہے کہ وہ منعم تمھیں اپنی بے حد و حساب نعمتوں سے نوازتے رہنا چاہتا ہے۔

● **اللہ کا ذکر**: سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ○ (الاعلٰی ۸۷:۱) ـــــ اللہ کی نعمتوں پر اظہارِ تشکر کا تقاضا، اس کا حق، اس کی تسبیح، اس کی حمد و ثنا ہے۔ صبح و شام، اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے، ہر دم ہر وقت تسبیح کے دانوں پر ہی نہیں، زبان اور عمل سے بھی۔ اس کے شایانِ شان، اس کے مقام و مرتبہ سے ہم آہنگ۔ فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ (البقرہ ۲:۱۵۲) ''تم میرا ذکر کرو میں تمھارا ذکر کروں گا''۔ عاجزی، انکساری اور سرشاری سے لبریز زبان سے بھی ذکر، اور نماز قائم کر کے عمل سے بھی اظہار ـــــ ولذکر اللہ اکبر ـــــ اللہ کا ذکر، اللہ کا یہ حق ہر چیز سے برتر و بالا ہے۔

● **دُعا صرف اُسی سے**: فَادْعُوْهُ (اعراف ۷:۱۸۰) ـــــ اُسی کو پکارو، یہ اللہ کا نواں حق ہے۔ اللہ اپنے بندوں کی شہ رگ سے قریب، اُن کی دعائیں سننے والا، حال دل جاننے والا، اُن کی بگڑی سنوارنے والا ـــــ اُس کا حق ہے کہ اُس کے بندے اُسی کو پکاریں۔ جب کشتی بھنور میں آ پھنسے اور ساری اُمیدیں دم توڑ دیں، تب تو سب ہی اُسے پکارتے ہیں۔ اُس کے مخلص بندوں پر لازم ہے کہ خوشی، غمی، تنگ دستی و خوش حالی ہر حال میں، ہر چھوٹی بڑی ضرورت کے لیے صرف اُسی کو پکاریں۔ اُس کا اعلان ہے کہ یہ میرا حق ہے کہ میں ہی دعائیں سننے کا اہل ہوں، میں ہی انھیں پورا کرنے پر قادر ہوں، جب بھی مجھے پکارو گے، مجھے اپنی رگِ جاں سے بھی قریب پاؤ گے، وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ط اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ لا (البقرہ ۲:۱۸۶)۔

● **رجوع اور توبہ کا سزاوار:** تُوۡبُوۡۤا اِلَی اللّٰہِ (النور ۲۴:۳۱)___ اللہ کا ایک حق یہ ہے کہ اس کے بندے خواہ کتنے ہی گناہ کرلیں، کتنی ہی لغزشیں انجانے میں سرزد ہوجائیں، لوٹیں تو اُسی کی طرف۔ جہاں میں کہیں بھی امان نہ ملے اور نہ مل سکے گی، تو اُس کے عفو بندہ نواز میں پلٹیں، اُس کی چوکھٹ پر سجدہ ریز ہوں۔ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا؁ (النصر ۱۱۰:۳)۔ وہ تو خود اپنے بندوں کی مغفرت کے لیے بار بار اعلان کرتا ہے۔ شرط یہ ہے کہ یہ توبۃ النصوح ہو۔ سچے دل کے ساتھ ہو۔ پچھلے گناہوں پر ندامت، دکھ اور صدقِ دل سے توبہ اور آیندہ نہ کرنے کا پختہ عزم___ یہی قبولیت توبہ کی شرط ہے۔

اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّکُمۡ ط اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا؁ (نوح ۷۱:۱۰) ''اپنے رب سے معافی مانگو، بے شک وہ بڑا معاف کرنے والا ہے''۔ معاف کردینا اُس کی بے پایاں صفت ہے۔ اللہ کا حق ہے کہ اُس کے بندے اُس سے اپنے قصوروں کی معافی طلب کریں۔ غفاری، اس کی نمایاں ترین صفت ہے۔ بندگانِ خدا کو حکم دیا گیا: سَابِقُوۡۤا اِلٰی مَغۡفِرَۃٍ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ (الحدید ۵۷:۲۱)، اپنے رب کی مغفرت کی طلب میں ایک دوسرے سے سبقت کرو۔

● **اللہ سے محبّت:** قرآن میں اللہ کا یہ حق بھی بیان کیا گیا ہے کہ اللہ ہی سے محبت کرو۔ وہ اپنے بندوں سے بہت محبت کرنے والا ہے۔ حقیقی اہل ایمان وہی ہیں جو سب سے بڑھ کر اللہ سے محبت کرتے ہیں، اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ ط (البقرہ ۲:۱۶۵)۔ اپنی ہر قیمتی متاع، دنیا کے ساز و سامان، حتیٰ کہ والدین اور اولاد ہر ایک سے بڑھ کر اللہ کو چاہتے ہیں۔ اللہ نے اپنی محبت کا ایک عملی طریقہ اپنے رسولؐ کی زبانی یہ بتایا: اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ (اٰل عمرٰن ۳:۳۱)، اگر اللہ سے محبت کرتے ہو اور اس کی محبت کے امیدوار ہو تو رسولؐ کی کامل اطاعت کو اپنالو۔

● **تدبر و تفکّر:** یہ بھی اللہ کا حق ہے کہ اس کے بندے اس کی تخلیق، اس کی کائنات میں غوروفکر کریں۔ مظاہرِ فطرت کا مشاہدہ، اللہ کی عظمت و وجود کا ادراک و احساس کریں۔ کائنات کے توازن اور اسرار و رُموز میں ان کے خالق کو تلاش کریں۔ زمین و آسمان کی وسعتوں، گردشِ لیل و نہار، بارش کے برسنے، ہواؤں کے چلنے، فصلوں کے پکنے اور خود انسان اپنی تخلیق پر غور کرے اور اپنے رب کی قدرتوں کا مشاہدہ اور اعتراف کرے۔

● **جان و مال سے جہاد:** اللہ کا یہ حق ہے کہ کُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰہِ (الصف ۶۱:۱۴)، اللہ کے مددگار بن جاؤ۔ اللہ کے کلمے کی سربلندی، اس کے دشمنوں کی سرکوبی، اس کی عظمت کا اعلان کرنے کے لیے باہر نکلو۔ اپنی جان و مال سے جہاد کرو، جَاھِدُوْا فِی اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ ط (الحج ۲۲:۷۸)۔ اسلحہ، علم، قلم، وسائل کے ہر ذریعے سے اس کی پکار پر لبیک کہو۔

● **توکّل و بھروسا:** اللہ کا یہ حق بھی ہے کہ اُسی پر بھروسا کرو، وَعَلَی اللّٰہِ فَتَوَکَّلُوْٓا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ○ (المائدہ ۵:۲۳) ''اللہ پر بھروسا رکھو اگر تم مومن ہو''۔ وہی کارساز، مددگار اور معاون ہے۔ اگر وہ تمھارے ساتھ ہے تو ساری خدائی ایک طرف فَھُوَ حَسْبُہٗ ط (الطلاق ۶۵:۳)، توکل کرنے والوں کے لیے وہ کافی ہے۔ دنیا کی آزمایشوں سے گھبرا کر یا اس کی چکا چوند سے مرعوب ہو کر اس کا دامن نہ چھوڑو۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ○ (التوبۃ ۹:۱۲۰)، وہ ذرہ برابر بھی کسی عمل کو ضائع ہونے اور محنت اکارت نہیں جانے دے گا۔

● **دوستی اور دشمنی کی بنیاد:** اللہ کا ایک حق یہ بھی ہے کہ اُسی کی خاطر محبت اور اُسی کی خاطر نفرت کی جائے ___ اَلْحُبُّ لِلّٰہِ وَالْبُغْضُ لِلّٰہِ، جو اُسے ناپسند تمھاری اس سے دشمنی، جو اُس کے محبوب وہی تمھارے پیارے ہوں۔ وہ منافقوں، منکروں، شیطانوں، خائنوں اور کفرانِ نعمت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ مفسدوں، کافروں اور ظالموں سے اس کی جنگ ہے۔ اس کے رسولوںؑ کی تکذیب کرنے والے اور زمین پر اکڑ کر چلنے والے اُس کے مبغوض ترین انسان ہیں اور شیطان کے دوست ہیں۔ اللہ کا حق اور ہم پر فرض ہے کہ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِیَآءَ الشَّیْطٰنِ ج (النساء ۴:۷۶)، ان کا ہر قدم پر مقابلہ کرو۔ اللہ کو یہ ہرگز گوارا نہیں کہ اس کے دشمنوں سے دوستی اور محبت کا تعلّق بناؤ۔ تم ہر شب نمازِ وتر میں اس سے یہ وعدہ کرتے ہو۔ وَنَخْلَعُ وَ نَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ ، کہ تیرا انکار کرنے والوں سے علیحدہ رہیں گے۔ لیکن پھر بھی ان سے رشتے ناتے، تعلقات، محبتیں ہوں تو یہ اللہ کی حق تلفی نہیں تو اور کیا ہے؟

لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ط (البقرہ ۲:۱۶۸) ___ جو رحمٰن کے مقابل آ کھڑا ہوا، اُس کا نافرمان ہوا، اس کے مقابلے میں بغاوت و سرکشی اور تکبر کا دعوے دار ہوا، اپنے رب کے احسانات کو بھلا بیٹھا، اسے اللہ کے مخلص بندے اپنا دوست کیسے بنا سکتے ہیں؟ حکم ہوا: فَاتَّخِذُوْہُ

عَدُوًّا ؕ (الفاطر ۳۵:۶)، تم بھی اسے اپنا دشمن تسلیم کرو، اور اس کی دوستی سے اجتناب کرو۔ اس لیے کہ وہ دوست نہیں بدترین دشمن ہے۔

● **کامل بندگی**: حقوق اللہ کا نکتۂ اول و آخر اس کی کامل بندگی ہے۔ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰی يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ (الحجر ۱۵:۹۹)، یعنی زندگی کے اولین سانس سے لے کر اس کی طرف واپسی تک اس کی عبادت و بندگی اور غلامی کہ نماز، قربانی، حج، زکوٰۃ، جینا مرنا، سب اللہ رب العالمین کے لیے ہے، اِنَّ صَلَاتِيْ وَ نُسُكِيْ وَ مَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ (الانعام ۶:۱۶۲)۔ اللہ کی عبادت، انسان اور اس کائنات کی تخلیق کا مقصد، وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ○ (الذّٰریٰت ۵۱:۵۶)، اُس کے سوا ہر قسم کے معبُود سے بے زاری اور علیحدگی۔ کسی مصلحت، مداہنت کا شکار ہوئے بغیر، کسی کی شرکت کے بغیر، جبینِ نیاز اُسی کے حضور سجدہ ریز، زندگی اُسی کے تابع، اُسی کے قانون کا چلن، اور اُسی کے حکم کی پاسداری۔ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ○ (الکافرون ۱۰۹:۲) کے اعلان کے ذریعے دنیا کے ہر معبُودِ باطل کی خدائی سے انکار، اُسی کو حلال و حرام کے تعیّن کا اختیار، اُسی کے متعین کردہ حقوق و فرائض کی بجا آوری، اُسی کے اوامر و نواہی پر عمل۔ ہر معاملے میں اُسی کا فیصلہ قابلِ عمل، ہر مسئلے میں اُسی کی رہنمائی، اُسی کی طرف رجوع، اُسی کی رضا مقدم، اُسی کی خوشی پر ہر چیز قربان کرنے کے لیے آمادہ رہنا ___ اللہ کا سب سے بڑا حق ہے۔

اہل ایمان پر لازم ہے کہ قرآن کی یہ پکار سنیں: مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ○ (نوح ۷۱:۱۳)، یعنی تمھیں کیا ہوا ہے کہ اللہ کے وقار کا خیال نہیں رکھتے۔ اُس کے ساتھ اُس کے مرتبہ و مقام اور حیثیت کے مطابق سلوک نہیں کرتے۔ اپنے حقوق کی جنگ، اپنے مفادات کا تحفظ، اپنی شان و شوکت اور بقا کی لڑائی، اپنے معاملات میں غیرت و حمیّت کا اظہار، مگر اللہ کے حقوق کی ادایگی نہ تمھارا مطمح نظر ہے، نہ ترجیح، اور نہ ان کے لیے کوئی جدوجہد ہی۔

اللہ کا سب سے بڑا حق یہ ہے کہ اُس کے حقوق کا شعور و ادراک کرتے ہوئے اُس کے شایانِ شان مقام اور اس کے وقار و عظمت کا اعتراف کریں اور اُس کے حقوق اِس طرح ادا کریں، جیسا کہ وہ اُن کا مستحق ہے۔ اس طرح کہ یہ احساس دامن گیر رہے کہ حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا۔